شعبہ لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس جامعہ کراچی اور پاکستان لائبریری کلب کے زیرِ اہتمام دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد

ربیعہ علی فریدی

کسی بھی قوم کی ترقی کا دار و مدار اُس قوم کے رجحانات پر مشتمل ہوتا ہے، قوموں کی ترقی کا راز کتب خانے کے فروغ اور مطالعے کے جدید رجحانات کو بڑھانا ہے، کتاب کلچر اور جدید لائبریرین شپ کے زریعے معاشرے میں مثبت تبدیلی کی طرف شعبہ لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس جامعہ کراچی کے زیرِ اہتمام دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس بعنوان" ڈیجیٹل ہورائزن : انفارمیشن سوسائٹی اینڈ فیوچر لینڈ اسکیپ آف لائبریرین شپ" 22اور 23 اگست 2024 بمقام چائنیز ٹیچر میموریل آڈیٹوریم جامعہ کراچی میں منعقد ہوئی، یہ کانفرنس شعبہ لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس جامعہ کراچی، پاکستان لائبریری کلب اور کوہا کمیونٹی پاکستان کے اشتراک سے منعقد کی گئی، اس کانفرنس کی افتتاحی تقریب کی صدارت شیخ الجامعہ پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود عراقی نے کی، اس موقع پر رئیس کلیہ فنون وسماجی علوم جامعہ کراچی پروفیسر ڈاکٹر شائستہ تبسم، ڈائریکٹر لائبریری بیت الحکمہ، ہمدرد یونیورسٹی پروفیسر ملاحت کلیم شیروانی بھی موجود تھیں، ڈائریکٹر انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن مینجمینٹ یونیورسٹی آف پنجاب لاہور کی پروفیسر اور ڈائریکٹر ڈاکٹر نوشین فاطمہ وڑائچ نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ امریکن لائبریری ایسوسی ایشن کی نمائندہ لویڈا گارسیا فیبو نے آن لائن شرکت کی۔ کانفرنس کے پہلے دن افتتاحی اجلاس کے سیشن کے رابطہ کار جناب راشد علی شعبہ لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس جامعہ کراچی کے لیکچرار نے مہمانوں کو خوش آمدید کرتے ہوئے تلاوتِ کلام پاک سے پروگرام کا باقاعدہ آغاز کروایا، تلاوتِ کلام کی سعادت حاصل کرنے کے لئے پاکستان لائبریری کلب کے فعال جوائنٹ میڈیا سیکریٹری جناب زبیر جمیل کو مدعو کیا، جبکہ نعتِ رسول مقبول کی سعادت پاکستان لائبریری کلب کی میڈیا و مارکیٹنگ سیکریٹری محترمہ ربیعہ علی فریدی نے حاصل کی، پروگرام کا آغاز قومی ترانہ کی دھن کے ساتھ ہوا، تمام شرکاء ترانے کے احترام میں کھڑے ہوئے، ترانہ کے بعد شعبہ لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس کی چیئرپرسن ڈاکٹر رفعت پروین صدیقی نے ملک بھر سے آئے ہوئے شرکاء اور مندوبین کو خوش آمدید کہا اور لائبریرین شپ میں اس کانفرنس کو ایک خوش آئند شروعات کہتے ہوئے اس کانفرنس کے

انعقاد پر پاکستان لائبریری کلب اور کوہا کمیونٹی پاکستان کے نمائندوں ارشد محمود عباسی اور ذیشان اللہ خٹک کا شکریہ ادا کیا تمام منتظمین کا شکریہ ادا کیا، شیخ الجامعہ پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود عراقی کی شرکت اور حوصلہ افزائی کا شکریہ ادا کیا ڈاکٹر شائستہ تبسم ، رئیس کلیہ سماجی علوم اور فنون کی آمد اور تعاون کا شکریہ ادا کیا، پاکستان کے کونے کونے سے آئے لائبریری پروفیشنلز کی آمد کا شکریہ ادا کیا، اور کہا کہ ہم اس کانفرنس کو خراجِ تحسین کی صورت میں پیش کرتے ہیں شیر افضل خان مرحوم کو جن کی وجہ سے کوہا کان بنی اور آج اس کی چوتھی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔

ڈائریکٹر پاکستان لائبریری کلب نے اپنی تقریر میں تمام شرکائے کانفرنس اور دوسرے شہروں سے آئے ہوئے محققین اور مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کیا، شعبہ لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس کا شکریہ ادا کیا، شیر افضل خان مرحوم کا ذکر کرتے ہوئے کوہاکان کی کامیابی کا ذکر ذیشان اللہ خٹک کا شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر نوشین فاطمہ وڑائچ اور ان کے ساتھ فیکلٹی ممبرز کا شکریہ ادا کیا۔

ذیشان اللہ خٹک نے اپنی تقریر میں تمام منتظمین کا شکریہ ادا کیا، کوہاکان کے بارے میں بات کرتے ہوئے شیر افضلخان مرحوم کا ذکر کیا۔ کانفرنس کو لائبریری پروفیشن میں ایک اچھا اقدام قرار دیتے ہوئے پاکستان لائبری کلب اور شعبہ کی باہمی محنت کو سراہا۔

ذیشان اللہ خٹک کے بعد، پروفیسر ڈاکٹر نوشین فاطمہ وڑائچ، ڈائریکٹر انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن مینجمنٹ جامعہ پنجاب لاہور نے کلیدی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ٹیکنالوجی اب 21ویں صدی کے انسانوں کے ذہن اور سوچ کا حصہ ہے اور انہیں بہترین کارکردگی کے لیے ٹیکنالوجی درکار ہے، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے انقلاب برپا کر دیا ہے کہ ہم کس طرح رہتے ہیں کام کرتے ہیں اور سیکھتے ہیں۔ آج کے طلباء ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے ساتھ پروان چڑھے ہیں اور اس کے بغیر ان کے لیے زندگی گزارنا بہت مشکل ہے۔ طلباء کو ڈیجیٹل شہریت سکھانے کی سب سے اہم وجوہات میں سے ایک ان کی ڈیجیٹل حفاظت کو بہتر بنانے میں مدد کرنے والے طریقوں کو سمجھنے اور ان میں مشغول ہونے میں ان کی مدد کرنا ہے۔ دنیا تیزی سے ایک دوسرے سے جڑ رہی ہے 85 فیصد امریکی روزانہ آن لائن ہوتے ہیں جبکہ 50 فیصد سے زیادہ دن میں کئی بار آن لائن ہوتے

ہیں اور 31 فیصد تقریباً مسلسل آن لائن ہوتے ہیں۔ڈاکٹر نوشین نے مزید کہا کہ 18 سے 29 سال کی عمر کے 48 فیصد امریکی تقریباً مسلسل آن لائن رہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ طلباء ایک ایسی دنیا میں داخل ہو رہے ہیں جہاں وہ توقع کرسکتے ہیں کے وہ باقاعدگی سے ایسے حالات کا سامنا کرسکتے ہیں جو ان کی ذاتی معلومات سے سمجھوتا کرسکتے ہیں اور انہیں لاتعداد خطرات میں ڈال سکتے ہیں۔ڈاکٹر نوشین نے تمام منتظمین کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی کانفرنسز کا انعقاد ہوتے رہنا چاہیے۔

امریکن لائبریری ایسوسی ایشن کی نمائندہ لوئیڈا اگارسیا فیبو نے کانفرنس میں آن لائن شمولیت کرتے ہوئے کہا کہ ،لائبریریاں مصنوعی ذہانت کے امتحان میں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں معاشرتی فوائد کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ مصنوعی ذہانت کے ذریعے لائبریریوں کی فہرست سازی اور افعال کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

رئیس کلیہ فنون وسماجی علوم جامعہ کراچی پروفیسر ڈاکٹر شائستہ تبسم نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ لائبریریوں اور کتابوں کا قوموں کے عروج وزوال میں کلیدی کردار ہوتا ہے۔بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں لائبریری کلچر ختم ہوتا جارہاہے اور ایسے لگتا ہے کہ لائبریریاں صرف ضعیف اور ریٹائرڈ لوگوں کے لئے ہیں جو اپنا وقت وہاں جاکر گزارتے ہیں۔لائبریریاں نالج حب ہوتی ہیں لیکن ہماری نوجوان نسل لائبریریوں سے دور ہوتی جارہی ہے۔انہوں نے کانفرنس کے اس اقدام کو سراہا۔

کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود عراقی نے کہا کہ کسی بھی شعبہ میں تحقیق دستیاب جامعہ کراچی معلومات تک رسائی کی بدولت ہی ممکن ہوتی ہے۔نالج بیسڈ سوسائٹی اور اکنامی کے لئے مطالعہ ناگزیر ہے جس کا بہترین ذریعہ لائبریریاں ہیں۔ مغرب میں آج بھی کتاب کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے اور یہاں پر لوگ دوران سفر ،انتظار گاہ اور فارغ اوقات میں کتاب پڑھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

ہمارا خاصا وقت بچالیتا اور ڈیجیٹلائزیشن کے اس دور میں اور زندگی کی تیز رفتاری میں انٹرنیٹ ٹیکنالوجی ہے۔

اگرچہ موجودہ دور میں لائبریریاں تبدیل ہو گئیں ہیں لیکن ان کا کردار نہیں بدلا،لائبریریاں تعلیمی نظام کے لئے بنیادی ڈھانچہ فراہم کرتی ہے اور سارا تعلیمی نظام لائبریوں پر مبنی ہوتا ہے۔

بد قسمتی سے ہمارے طلبہ تحقیق کے بجائے کٹ اینڈ پیسٹ کو فوقیت دیتے ہیں جو لمحہ فکریہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے شعبہ لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس پاکستان لائبریری کلب اور کوہا کمیونٹی کو مبارکباد پیش کی۔

افتتاحی اجلاس کے اختتام پر وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود عراقی، پروفیسر ڈاکٹر شائستہ تبسم اور پروفیسر ڈاکٹر محترمہ نوشین فاطمہ وڑائچ کو پھولوں کے گلدستے اور شیلڈز پیش کی گئیں۔

کامیاب افتتاحی اجلاس کے بعد کانفرنس کے تحقیقی مقالات پُڑھنے کا سلسلہ شروع ہوا، پہلا سیشن اپنے مقررہ وقت پر شروع ہوا، اس سیشن میں ڈاکٹر مدرار اللہ اور ڈاکٹر عالیہ ارشد، عفیفہ اقبال نے مقالے پیش کیے، اس سیشن کی صدارت پروفیسر ملاحت کلیم شیروانی نے کی اور سیشن کے اختتام پر ان مقالات پر جامع تبصرہ پیش کرتے ہوئے نئے محققین کے کام کو سراہا۔

پہلا سیشن کامیابی سے اختتام پذیر ہوا، نماز اور کھانے کے وقفے کے فورا" بعد دوسرے سیشن کا آغاز ہوا اس سیشن کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر نوشین فاطمہ وڑائچ نے کی۔ اس سیشن میں تین مقالے پڑھے گئے، پڑھنے والوں میں ہما منان بٹ، ڈاکٹر نویدِ سحر کا مقالہ، خوشبخت توصیف اور ڈاکٹر محمد وسیم ضیاء کا مقالہ اور ڈاکٹر عمارہ ملک کا مقالہ شامل رہے۔ سیشن کے اختتام پر ڈاکٹر نوشین فاطمہ کی طرف سے کچھ تجاویز پیش کی گئیں ساتھ ہی۔ پہلا دن کامیابی سے مہمانوں کی تواضع کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔

کانفرنس کے دوسرے دن کا آغاز ایک وڈیو سے ہوا جو کے تھا شیر اِفضل خان مرحوم کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے ربیعہ علی فریدی، پاکستان لائبریری کلب اسلام آباد چیپٹر کے نہایت فعال کارکن ضیاء احمد اعوان اور ذیشان اللہ خٹک نے، گزری ہوئی کانفرنسز کا ذکر اور کامیابی کی داستان ایک وڈیو کی صورت میں سامعین کی نظر کی گئی۔ ڈاکٹر ممتاز میمن نے اپنی کاوش کو سامعین سے شئیر کیا۔

دوسرے دن کے پہلے باقاعدہ سیشن میں ڈاکٹر مدرار اللہ سینئر لائبریرین آغاخان یونیورسٹی کراچی سیشن کی صدارت کر رہے تھے، اس سیشن میں چھ مقالات پیش کیے گئے ڈاکٹر صائمہ قطب نے نیوزی لینڈ سے گیسٹ اسپیکر کے طور پر آن لائن شرکت کی اور اپنا مقالہ پیش کیا، اُن کے علاوہ اس سیشن میں مقالہ پیش کرنے

والوں میں ڈاکٹر لیاقت علی راہو، سعدیہ ارشد اور زاہد حسین سھیٹو کا مقالہ،ڈاکٹر محمد خرم شفیع، راشد احمد، نوین علی اور تادیب انور کا مقالہ، فیض احمد اور ڈاکٹر محمد وسیم ضیاء کا مقالہ، فرخ حسین زئی، ندا فاروق اور علی شان کا مقالہ اور صدف شاہد،ڈاکٹر رفعت پروین صدیقی کے مقالات پیش کیے گئے،ڈاکٹر مدرار اللہ نے تمام مقالات کے اختتام پر مدلل انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے شرکاء اور منتظمین کو مبارکباد پیش کی۔ اس معلوماتی سیشن کے فورا" بعد دوسرے دن کے دوسرے سیشن کا آغاز ہوا، اس سیشن کی صدارت کی ڈاکٹر نوشاد غضنفر نے اس سیشن میں پیش کیے جانے والے مقالے فوزیہ بانو،ڈاکٹر نویدِ سحر،ڈاکٹر محمد یوسف علی، اور نصرت شاہین،ڈاکٹر رفعت پروین صدیقی، ربیعہ علی فریدی اور اکرام الحق نے پیش کیے،ڈاکٹر نوشاد غضنفر نے کی تمام مقالات پر تبصرہ کیا اور تمام محققین کے تحقیقی کام کو سراہا۔

جمعہ کی نماز اور کھانے کے وقفہ کے بعد کانفرنس کا اختتامیہ سیشن شروع ہوا اس سیشن میں چار مقالے پیش کیے گئے، امِ حبیبہ اور ڈاکٹر وسیم ضیاء، سیمیم کاردار اور سید فراز، شہزاد خان، نزیحہ اسفرین، امتل عزیز شازیہ، تیسرا مقالہ شہزادی ہانبھی اور شبیر ترین نے پیش کیا، اس سیشن کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر سلمان بن نعیم نے کی۔ سیشن کے اختتام پر انھوں نے پیش کئے گئے مقالات پر تبصرہ کیا اپنے بہت مفید اور قیمتی مشوروں سے مندوبین کو نوازا۔ کانفرنس کے تمام شرکاء کو مبارکباد پیش کی،ڈاکٹر سلمان نے طویل وقفے کے بعد شعبہ کے پلیٹ فارم سے ایک بڑے پروگرام کو خوش آئند قرار دیا اور مستقبل میں مشترکہ پروگراموں کے لئے باہمی تعاون کا یقین دلایا انھوں نے پروفیسر ڈاکٹر روبینہ بھٹی کی جانب سے حاضرین کو نیک خواہشات بھی پہنچائیں۔

،کانفرنس کے اختتام پر مندرجہ ذیل نکات کی شکل میں کانفرنس کے نتائج پیش کیے۔

1۔ بہت خوشی ہے، دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دوں گی، یہ ایک اچھی کاوش ہے، ہمارے بعد آنے والے نئے لائبریرین پروان چڑھ رہے ہیں، میں ذاتی طور پر یہ کہتی ہوں کے نئے آنے والے لوگوں کو بلا کر کام کیا جائے، جو لوگ کراچی یونیورسٹی کے شعبہ سے ڈگری لے کر آتے ہیں، ان سے کام لے کر اطمینان ہوتا ہے تعلیم یافتہ، تربیت یافتہ لوگ یہاں سے نکل رہے ہیں، اچھی بات یہ ہے کے وہ عزت اور احترام دیتے بھی ہیں

2۔انہوں نے اس اقدام کو سراہا کہ یہ کانفرنس اس وقت کی اشد ضرورت ہے، فیزیکل گیدرنگ زیاداہ اہمیت رکھتی ہے،لائبریریز کا آپس میں ملنا وقت کی ضرورت ہے، آج انہوں نے کیا ہے کل کوئی اور کرے، کانفرنس اگر دوسرے شہر میں ہو رہی ہے تو زیادہ سے زیادہ شرکت کریں۔ آمنا سامنا ہونا زیادہ اہم ہے، یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیے، تمام صوبوں سے لوگوں کو آنا چاہیے آپ کا کیا دوسروں کے لیے اچھا ہوتا ہے دوسروں کا کیا آپ کے لیے رہنمائی کرتا ہے، عملی مسائل سمجھنے میں مدد دیتا ہے

3۔ پروفیشنلز کو چاہیے باہمی طور پر پروگرام کریں اشتراک سے کام کریں،جو کام خلوص کے ساتھ ہو وہ کامیاب ہو جاتا ہے،

4-پروفیشن سے وابستہ ہر شہر میں آرگنائزیشنز بنتی جا رہی ہیں، آپس میں مل بیٹھنے کے مواقع کم ہو رہے ہیں، میرا مشورہ ہے تمام طالبِ علم انجمنیں بنائیں مگر اشتراک کے ساتھ کام کریں۔

5۔جو ادارے معلومات تک رسائی رکھتے ہیں وہ اشتراک سے کام کریں، نئی تجاویز اپنے اپنے اداروں کی طرف سے حکومت کو پہنچائیں۔ سوشل میڈیا منفی کردار بھی ادا کر رہا ہے، مسائل کو شئیر کریں، بہت اچھی اور کامیاب کانفرنس رہی جس میں اچھی تحقیق سامنے آئی۔

آخر میں مہمانِ خصوصی جنرل مینیجر پاکستان ٹیلی وژن، سید امجد حسین شاہ نے شرکاء سے دلچسپ گفتگو کی انھوں نے کہا کہ اتنی اچھے سامعین ہوں تو آنا ہی پڑتا ہے، انہوں نے تمام منتظمین کا شکریہ ادا کیا، مبارکباد دی اور کہا کے یہ بہت بڑی بات ہے معمولی بات نہیں ہے اتنی بڑی کانفرس کروانا، میں محسوس کر رہا ہوں کہ محروم رہا، کاش میں بھی شامل رہتا اور سیکھنے کا موقع ملتا، مجھے پروفیسر ملاحت کی تقریر سے اندازہ ہوا ہے کے یہاں سیکھنے کو بہت کچھ تھا، اس طرح کی کانفرنسز سے ہم اپنی ثقافتی، تعلیمی اور علمی ورثے کو محفوظ کر رہے ہیں تحقیق کے نئے در کھلتے جا رہے ہیں، پی ٹی وی بھی اپنے قومی ورثے کو محفوظ کر رہا ہے ہم اپنی میڈیا لائبریری کے ذریعے ورثے کو اپ ڈیٹ کر رہے ہیں، مجھے امید ہے کے یہاں بیٹھے ہوئے لوگوں کا بچپن پی ٹی وی کی حسین یادوں سے جڑا ہو گا، میں بہت خوش ہوں آپ سب نے محبتوں سے نوازا، آج اس کانفرنس

میں ملک کے مختلف حصوں سے لوگ آئے ہیں، اور جب کام مل کر ہوں تو ایسی ہی کامیابیاں ملتی ہیں، آپ کے چہروں کی رونق اور مسکراہٹ بتا رہی ہے کے یہ کانفرنس کتنی کامیاب ہے، ایک بار پھر بہت بہت شکریہ۔

ارشد محمود عباسی نے سب کا شکریہ ادا کیا خاص طور پر وہ لوگ جو دوسرے شہروں سے آئے، ملک کے کونے کونے سے لوگ آئے ہیں تمام اسپیکرز کا سیشن چیئرز کا شکریہ ادا کرتا ہوں، والنٹیرز کا شکریہ، تمام کمیٹیز کا شکریہ، سب کے تعاون کا شکریہ، سب کی محنت کا شکریہ اللہ کا شکر کے یہ کامیاب کانفرنس اپنے اختتام کو پہنچی، میں جو کچھ بھی ہوں میڈم ملاحت کی وجہ سے ہوں میڈم نے ہمیشہ ہماری رہنمائی کی ہے، ہمیں خوشی ہے کے ہم یہاں سے پڑھ کر گئے ہیں اور آج یہاں کھڑے ہیں۔ڈاکٹر رفعت پروین صدیقی نے بھی کانفرنس کو آرگنائز کروانے میں شامل تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا اپنی ٹیم کے لوگوں کا پاکستان لائبریری کلب کا شکریہ ادا کیا، تمام پارٹنرز اور اسپونسرز کا شکریہ ادا کیا، پروفیسر ڈاکٹر نوشین فاطمہ وڑائچ، ڈائریکٹر انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن مینجمنٹ جامعہ پنجاب لاہور کا شکریہ ادا کیا اور ایک کامیاب کانفرنس شیلڈ اور سرٹیفیکیٹ پھولوں کے گلدستوں، چائے کی مہک اور مسکراتے چہروں کے ساتھ اختتام پزیر ہوئی، کیمرے کی آنکھ نے ان مناظر کو محفوظ کر لیا۔ پرنٹ اور سوشل میڈیا پر کانفرنس کی کامیابی کی جھلکیوں کی گونج کئی دنوں تک سنائی دیتی رہی۔ اختتام میں ڈاکٹر نسیم فاطمہ جو طبیعت کی علالت کے باعث شرکت نہیں کر سکیں لیکن اپنے پیغام کے ذریعے شامل رہیں اور وہ پیغام یہ ہے۔ "**عزیزانِ گرامی،**

مجھے خوشی ہے کے جدید تقاضوں کے مطابق یہ کانفرنس منعقد کی گئی ہے، کانفرنس کے لیے چنیدہ موضوعات سائنسی و تکنیکی تقاضوں کے مطابق ہیں۔

یہ بات بھی لائقِ تحسین ہے کہ اتحادِ باہمی کے ذریعہ فروغِ معلومات کی عمدہ کاوش کی گئی ہے۔ اُمید ہے کہ یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔ شعبہ لائبریری سائنس، لائبریری کلب، کوہاکے ارکان کے ساتھ ساتھ معزز مہمانِ گرامی نے اس کانفرنس کو چار چاند لگائے۔ میں تہہ دل سے ان سب کو مبارکباد دیتی ہوں اور شکریہ ادا کرتی ہوں نیز اُمید کرتی ہوں کہ کانفرنس کی رُوداد کی اشاعت سے پاکستان لائبریرین شپ کے ارتقائی عمل کو تقویت ہوگی۔ اللہ آپ سب کا حامی وناصر ہو (ڈاکٹر نسیم فاطمہ)

2024-8-23